سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی۔9 ایس سی آر

سُریندر

بنام

ریاست ہریانہ

22 نومبر 2006

(ایس۔ بی۔ سنہا اور مارکنڈی کاٹجو، جسٹس صاحبان)

تعزیراتی ضابطہ، 1860 - دفعات 306/34 اور 498 A/34 - جہیز کے مطالبے اور اس کے شوہر اور سسرالیوں کی طرف سے اس کے ساتھ کیے گئے ظلم کی وجہ سے شادی کے 7 سال کے اندر بیوی کی طرف سے خودکشی کی درستگی کے تحت سزا - خودکشی کے وقت بیوی کے حاملہ ہونے کی تصدیق کرنے والا ثبوت، اور عام طور پر ایسی خواتین صرف جبر کے تحت خودکشی کریں گی - جرم کے تحت بھی۔ دفعہ 306، یہ ضروری نہیں ہے کہ اشتعال انگیزی ظاہر کرنے کے لیے الفاظ کا اظہار کیا جائے - لہذا، ذیلی عدالتوں کے ذریعے شوہر کی اثباتِ جُرم جائز ہے۔

استغاثہ کے مقدمے کے مطابق، پی کی شادی 1994 میں اپیل کنندہ سے ہوئی تھی۔ جہیز کے مطالبے کی وجہ سے اپیل کنندہ اور اس کے والدین نے اسے ہراساں کیا اور اس کی پٹائی بھی کی گئی جس کی وجہ سے وہ 2002 میں پھانسی لگا کر خودکشی کرنے پر مجبور ہوگئی۔ اپیل کنندہ اور اس کے والدین کو مجرم قرار دیا گیا اور دفعہ 306/34 اور 498/34 اے آئی پی سی کے تحت سزا سنائی گئی۔ عدالت عالیہ نے والدین کو بری کر دیا لیکن اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا۔ لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1۔ دونوں ذیلی عدالتوں نے ملزم کے خلاف فیصلہ دیا ہے اور ذیل کی عدالتوں کے فیصلے میں دی گئی استدلال سے اتفاق کیا گیا ہے۔(302-ڈی-ای)

2-1۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آئی پی سی کی دفعہ 306 کے تحت کوئی جرم نہیں کیا گیا ہے کیونکہ متوفی کو خودکشی کے لیے اکسانے یا اکسانے کا کوئی ارادہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ "اشتعال دلانے کا مطلب ہے کسی کو کوئی کام کرنے کے لیے اکسانا، اکسانا، اکسانا یا حوصلہ افزائی کرنا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اشتعال دلانے کے لیے اظہار الفاظ استعمال کیے جائیں۔ اشتعال انگیزی کے ذریعے اشتعال انگیزی کا جرم اس شخص کے ارادے پر منحصر ہے جو حوصلہ افزائی کرتا ہے نہ کہ اس عمل پر جو اس شخص نے کیا ہے جس نے حوصلہ افزائی کی ہے۔"(301-ایف-جی)

2-2۔ پی ڈبلیو2-متوفی کی ماں، پی ڈبلیو4-متوفی کے ماموں اور پی ڈبلیو10-متوفی کے والد کے شواہد میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ متوفی پی کو جہیز کے مطالبات کی وجہ سے ہراساں کیا گیا تھا۔ شادی کے ڈھائی سال بعد پی نے بچی کو جنم دیا اور اس وقت بھی اس کے والد نے کافی تحائف دیے لیکن عرضی گزار مطمئن نہیں تھے۔ واقعہ سے تقریبا چھ ماہ قبل، اپیل کنندہ متوفی کے ماموں کے گھر گیا اور پیسے کا مطالبہ کیا۔ تاہم، جب پی ڈبلیو-4 نے رقم ادا کرنے سے انکار کر دیا تو اپیل کنندہ نے متوفی کو مارنا شروع کر دیا اور بالآخر اسے ازدواجی گھر سے نکال دیا گیا اور وہ اپنے والدین کے گھر چلی گئی جہاں وہ تقریبا تین ماہ تک رہی۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے اسے اس یقین دہانی کے ساتھ واپس لے لیا کہ وہ پی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا، لیکن اس کے دس دن بعد اس نے خودکشی کر لی۔ پی ڈبلیو4 نے ایک خط پیش کیا ہے جو پی ڈبلیو2 کو موصول ہوا تھا، جس کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ پی کے سسر اور ساس نے پی کو کچھ کہنا بند کر دیا تھا لیکن اس کے شوہر نے اسے اس حد تک سخت مارا پیٹا تھا کہ وہ معذور ہو گئی تھی اور چلنے سے قاصر تھی۔ یہ پی ڈبلیو-10 کے ثبوت میں بھی سامنے آیا ہے کہ جب جہیز کا مطالبہ پورا نہیں کیا گیا تو پی کو مارا پیٹا گیا اور جب وہ اپنے والد کے گھر آئی تو اس پر چوٹ کے نشانات تھے۔(301-جی-ایچ؛302-اے-ڈی)

3.2۔ متوفی خودکشی کے وقت حاملہ تھی۔عدالت عالیہ نے صحیح طور پر فیصلہ دیا کہ ایک نوجوان حاملہ عورت جس کے رحم میں بچہ ہو وہ عام طور پر خودکشی نہیں کرے گی جب تک کہ اسے ایسا کرنے پر مجبور نہ کیا جائے؛ اور یہ کہ اگر اسے جہیز کے مطالبے کی وجہ سے ہراساں نہیں کیا جاتا تو وہ افسردہ محسوس نہیں کرتی۔(302-بی-سی)

مجرمانہ عرضی کا عدالتی فیصلہ:2005 کی فوجداری اپیل نمبر 1262۔

فوجداری عرضی نمبر 1827-ایس بی/2002 میں چندی گڑھ میں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے حتمی فیصلے اور حکم نامے سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بی ایس مور، گیان سنگھ اور مہندر سنگھ دہیہ۔

منجیت سنگھ، ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل ہریکیش سنگھ اور ٹی وی جارج مدعا علیہ کی طرف سے

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

مارکنڈی کاٹجو، جسٹس

یہ عرضی پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 2002 کے فوجداری اپیل نمبر 1827 کے متنازعہ فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

فریقین کے لیے سیکھے ہوئے مشورے سنے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا۔

مختصر طور پر، استغاثہ کا مقدمہ یہ ہے کہ متوفی پشپا پی ڈبلیو-10 دلباغ سنگھ کی تیسری بیٹی تھی۔اس کی

شادی 1994 میں گاؤں آسن میں عرضی کنندہ سریندر سے ہندو رسومات کے مطابق ہوئی تھی۔اس وقت دلباغ سنگھ نے کافی جہیز دیا تھا لیکن عرضی گزار دیے گئے جہیز سے مطمئن نہیں تھے۔وہ اسے ہراساں کرنے لگے۔انہیں خوش کرنے کے لیے، پی ڈبلیو-10 دل باغ سنگھ اپنی بیٹی پشپا کو جب بھی وہ ان سے ملنے آتی تو کچھ پیسے دیتا لیکن عرضی گزاروں کی مانگ ہمیشہ بڑھتی رہی۔وہ اسے مارتے تھے۔محترمہ پشپا جب بھی اس سے ملنے جاتی تھی تو اپنے والد کو اس پر ہونے والے مظالم کے بارے میں بتاتی تھی۔شادی کے تقریباً ڈھائی سال بعد پشپا نے ایک بیٹی گریما کو جنم دیا تھا اور اس وقت بھی پی ڈبلیو-10 دلباغ سنگھ نے کافی تحائف دیے تھے لیکن عرضی گزار مطمئن نہیں تھے۔

تقریباً تین ماہ قبل، عرضی کنندہ سریندر پشپا کے ماموں پی ڈبلیو-4 سومبیر کے پاس ٹریکٹر کی خریداری کے لیے 80,000 روپے کے مطالبے کے ساتھ گیا۔لیکن پی ڈبلیو-4 سومبر نے اسے واجب کرنے سے انکار کر دیا اور اس کے بارے میں دلباغ سنگھ کو مطلع کیا، جس نے اسے یہ بھی کہا کہ وہ سریندر کو واجب نہ کرے کیونکہ وہ اور اس کے والد رقم شراب پر خرچ کریں گے۔

مزید کہا گیا کہ ان کا مطالبہ پورا نہ ہونے کے بعد، اپیل کنندہ زائد اس کے رشتہ دار پشپا کے ساتھ مزید سخت ہو گئے اور اسے مارنا شروع کر دیا۔اس کے بعد پشپا گاؤں کھودان آئی اور اپنے والد پی ڈبلیو-10 دلباغ سنگھ کو اپنے سسرالیوں کے ظلم سے آگاہ کیا۔وہ تقریباً تین ماہ تک اپنے والدین کے گھر میں رہی اور پھر واقعہ سے صرف دس دن پہلے اپیل کنندہ سریندر نے اس یقین دہانی کے بعد کہ اس کے ساتھ ازدواجی گھر میں اچھا سلوک کیا جائے گا، اسے واپس لے لیا۔

23.4.2002 کو آئی ڈی 1 دلباغ سنگھ کی پی ڈبلیو-2 پریم بیوی کو تقریباً 6/7 بجے پی ڈبلیو-3 کرشن کے بذریعے ٹیلی فون پر پیغام موصول ہوا کہ پشپا نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی ہے۔

یہ معلومات موصول ہونے پر، پی ڈبلیو-10۔دلباغ سنگھ اپنی بیوی پی ڈبلیو-2 پریم، بہنوئی سومبیر پی

ڈبلیو-4 اور دیگران کے ساتھ گاؤں آسن پہنچا اور پشپا کی لاش اپنے گھر کی پہلی منزل کے کمرے میں پڑی پائی۔ اس کی چوڑیوں کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے اور اس کی چپل بھی وہاں پڑی ہوئی تھیں۔

ایک ایف آئی آر، سابق۔ پی ایچ، بیان پر درج کیا گیا تھا، پی ڈبلیو-10 دل باغ سنگھ، PW-12 کے پی جی رام کشن، اے ایس آئی نے معاملے کی تحقیقات کی۔ اس نے پشپا کی لاش کی تصویر فوٹوگرافر پی ڈبلیو-7 راج پال سے کرائی۔ اس نے انکوائری رپورٹ بھی تیار کی، سابق پی سی۔ اس نے ایک ڈبے میں ٹوٹی ہوئی چوڑیاں اپنے قبضے میں لے لیں، سابق۔ P7 اور چپل، سابق P5 اور P6 کے ذریعے علیحدہ مہر بند پارسل بنایا۔ اس نے ایک کھردری سائٹ پلان بھی تیار کیا، سابق پی کے نے جائے وقوع کا پی اور لاش کو پولیس کی درخواست سابق پی اے کے ساتھ پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔

پی ڈبلیو-1 ڈاکٹر مہیش پرکاش، میڈیکل آفیسر نے محترمہ پشپا کی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا۔ اور اپنی رپورٹ دی، سابق۔ پی بی۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ پشپا کی موت کی وجہ۔ پھانسی کے نتیجے میں دم گھٹنے اور جکڑن کی وجہ سے تھی، جو کہ پوسٹ مارٹم سے پہلے کی نوعیت کا تھا اور چوٹ اور موت کے درمیان کا وقت چند منٹ کے اندر تھا اور موت اور پوسٹ مارٹم کے درمیان کا معائنہ 12 سے 48 گھنٹوں کے اندر تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ محترمہ۔ پشپا 28 ہفتوں کی حاملہ تھی اور کاٹنے پر ایک نر جنین باہر نکلا تھا۔

پی ڈبلیو-5 کانسٹیبل سمیت کمار نے اسکیلڈ سائٹ پلان، سابق پی ایف تیار کیا۔ اپیل گزاروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ تفتیش مکمل ہونے کے بعد پی ڈبلیو-6 اے ایس آئی وجے سنگھ نے چالان لگایا۔ چالان کو ابتدائی طور پر عدالتی مجسٹریٹ فرسٹ کلاس، روہتک کی عدالت میں پیش کیا گیا تھا، جس نے 2.8.2002 کے اپنے حکم نامے کے ذریعے کیس کو سیشن عدالت کے حوالے کیا۔

پہلی نظر میں مقدمہ بنانے کے بعد، اپیل گزاروں پر دفعات 498 اے اور آئی پی سی کے تحت 23.8.2002 کے حکم کے تحت الزام عائد کیا گیا، جس پر انہوں نے قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی۔

الزامات کوثابت کرنے کے لیےاستغاثہ نے 13 گواہوں سے پوچھ گچھ کی۔

استغاثہ کے شواہد کو بند کرنے کے بعد، اپیل گزاروں کے بیانات دفعہ 313 سی آر پی سی کے تحت ریکارڈ کیے گئے۔جس میں انہوں نے استغاثہ کے الزامات کی تردید کی اور جھوٹے مضمرات کی استدعا کی۔اپیل کنندہ سریندر نے اپنے بیان میں کہا کہ وہ اوراس کی بیوی پشپا اپنے والدین سے الگ رہتے تھے اور پشپا نے حمل کی وجہ سے ذہنی طور پر پریشان ہونے کی وجہ سے خودکشی کی تھی۔اس کے بعد اس نے کہا کہ اس نے جہیز کے مطالبے کی وجہ سے اسے ہراساں نہیں کیا۔اس نے مزید کہا کہ اس کے والدین سے جہیز کا کوئی مطالبہ نہیں کیا گیا تھا۔وکرم اور وکرم کی سہبو بیوی نے بھی دفعہ 313 سی آر پی سی کے تحت اپنے بیانات میں استغاثہ کے الزامات کی تردید کی اور استدعا کی کہ ان کا بیٹا سریندر اور ان کی بہو پشپا ان سے الگ رہ رہے تھے اور انہوں نے کبھی بھی پشپا کو جہیز کی وجہ سے ہراساں نہیں کیا، نہ ہی اس سے جہیز کا مطالبہ کیا گیا اور پشپا نے حمل کی وجہ سے ذہنی تناؤ کی وجہ سے خودکشی کرلی۔تاہم،انہوں نے کوئی دفاعی ثبوت پیش نہیں کیا۔

ریاست کے ماہر پی پی اور دفاعی وکیل کو سننے کے بعد، فاضل ایڈیشنل سیشن جج، روہتک نے اپنے فیصلے کی تاریخ 19.10.2002 کے ذریعے اپیل کنندہ اور اس کے والدین وکرم اور ساہبو کو مجرم پایا اور انہیں آئی پی سی کی دفعات 306 / 34 اور 498-A / 34 کے تحت مجرم قرار دیا اور انہیں یکساں تاریخ کے حکم کے ذریعے سزا سنائی۔

مذکورہ فیصلے سے ناراض ہوکر اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں عرضی دائر کی۔عدالت عالیہ نے وکرم اور سہبو کی عرضی کو منظور کیا اور انہیں بری کردیا،لیکن اس نے اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا۔لہذا یہ اپیل۔

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ محترمہ۔پشپا کی شادی 1994 میں اپیل کنندہ سریندر سے ہوئی تھی اور اس نے 23.4.2002 کی رات کو پھانسی لگا کر خودکشی کر لی تھی۔استغاثہ کا معاملہ یہ ہے کہ پشپا کو جہیز کے مطالبے کی وجہ سے عرضی گزاروں کی طرف سے ہراساں کیا جا رہا تھا اور اس ہراسانی کی وجہ سے وہ خودکشی

کرنے پر مجبور ہوگئی۔ دلباغ سنگھ کی پی ڈبلیو-2 پریم بیوی نے بتایا کہ اس کی بیٹی پشپا کی شادی 1994 میں گاؤں آسن کے رہائشی وکرم کے بیٹے سریندر سے ہوئی تھی اور انہوں نے اسے اپنی صلاحیت کے مطابق جہیز دیا۔ اپنی شادی کے تقریبا دو سال بعد پشپا نے ایک بیٹی کو جنم دیا تھا۔ اس نے مزید کہا کہ عرضی کنندگان، یعنی وکرم، سریندر اور سہبو نے ناکافی جہیز لانے پر اس کی بیٹی پشپا کو ہراساں کرنا شروع کر دیا۔ اس واقعے سے تقریبا 3 سے 4 ماہ قبل وکرم نے اپنے بیٹے سریندر کو گاؤں رتھولی میں اپنے بھائی پی ڈبلیو-4 سومبیر کے پاس بھیجا تھا، اور اس سے 80,000 روپے کی ادائیگی کرنے کو کہا تھا، کیونکہ وہ ایک ٹریکٹر خریدنا چاہتے تھے، لیکن اس کے بھائی نے ان کا مطالبہ پورا نہیں کیا اور اس نے اسے معلومات بھیجیں۔ اس نے مزید کہا کہ جب اس کا بھائی سمبیر اپیل کنندہ سریندر کا مطالبہ پورا کرنے میں ناکام رہا تو انہوں نے پشپا کو مزید سختی سے ہراساں کرنا شروع کر دیا زائد یہاں تک کہ اسے مارنا بھی شروع کر دیا۔ جب اپیل گزاروں نے پشپا کو شدید مارا پیٹا تو پشپا اپنے والدین کے گھر چلی گئی اور تقریبا تین ماہ تک اپنے والدین کے ساتھ رہی، اور اس وقت وہ حاملہ تھی۔ اس نے مزید کہا کہ اس کے بعد اپیل کنندہ سریندر پشپا کو اپنے ساتھ لے جانے آیا اور اس نے پشپا کو ہراساں نہ کرنے کا وعدہ کیا۔ اس کی یقین دہانی پر، پشپا کو اس کے ساتھ بھیج دیا گیا اور پشپا کو اس کے ساتھ بھیجنے کے دس دن بعد، اسے تقریبا 6 / 7 بجے کرشن کی رہائش گاہ پر ایک ٹیلی فونک پیغام موصول ہوا کہ پشپا نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی ہے۔ اس نے مزید بتایا کہ 24.4.2002 پر وہ کرشن، سومبر اور اس کے شوہر دلباغ کے ساتھ گاؤں آسن گئی اور پشپا کو پہلی منزل کے کمرے میں لٹکا ہوا پایا اور اس کی چوڑیاں ٹوٹی ہوئی تھیں اور وہاں چپل بھی پڑی ہوئی تھیں۔

پی ڈبلیو-4 سومبر نے بتایا کہ محترمہ پریم اس کی بہن تھی اور اس کی شادی گاؤں کھودان میں دلباغ سنگھ سے ہوئی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ پشپا ان کی بہن پریم کی بیٹی تھی اور اس نے متوسط طبقے تک تعلیم حاصل کی تھی اور 1994 میں سریندر سے شادی کی تھی۔ اس نے مزید کہا کہ اپیل کنندہ سریندر نے اپنے والدین کے ساتھ مل کر پشپا کو ناکافی جہیز لانے کی وجہ سے ہراساں کرنا شروع کر دیا اور اس پر طنز کیا جا رہا تھا کہ وہ گھریلو معاملات میں دلچسپی نہیں لے رہی تھی۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ اسے کسی نہ کسی بہانے اپنے ازدواجی گھر سے نکال دیا گیا تھا۔ اس نے اپنی شادی کے ڈھائی سال یا تین سال بعد ایک بچی کو جنم دیا۔ اس نے مزید کہا کہ

اپیل کنندگان اس کے والدین سے نقد رقم لانے کا مطالبہ کرتے تھے اور اس کی موت سے تقریباً پانچ سے چھ ماہ قبل اپیل کنندہ سریندر اس کے پاس آیا تھا اور اس سے 80,000 روپے کا مطالبہ کیا تھا۔ ٹریکٹر خریدنے پر اس نے اپنے بہنوئی دلباغ سنگھ سے مشورہ کیا، جس نے اسے بتایا کہ وہ دوبارہ ادائیگی کا ذمہ دار نہیں ہوگا کیونکہ سریندر اور اس کے والد کو شراب پینے کی عادت تھی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ جب 80,000 روپے کا مطالبہ کیا جاتا ہے، نہیں ملے، پھر انہوں نے پشپا کو ہراساں کرنا اور مارنا شروع کر دیا اور اسے ازدواجی گھر سے باہر نکال دیا گیا اور وہ 3 ماہ تک اپنے والدین کے ساتھ رہی اور پھر اس واقعے سے دس دن پہلے، اسے سریندر، اپیل کنندہ کے ساتھ ازدواجی گھر بھیج دیا گیا، اس یقین دہانی پر کہ وہ پشپا کو ہراساں نہیں کریں گے۔ متوفی کے والد پی ڈبلیو-10 دلباغ سنگھ کا بیان بھی اسی طرح کا ہے۔

خط، سابق۔ پی ای، پی ڈبلیو-4 سومبر کے کراس امتحان کے دوران ریکارڈ پر پیش کیا گیا ہے۔ اس نے بتایا کہ اس کی بہن کو یہ خط موصول ہوا تھا اور اس نے یہ خط موصول ہونے کے تقریباً 2-3 دن بعد اسے حوالے کر دیا تھا۔ اس خط کے مشاہدے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے سسر اور ساس نے پشپا کو کچھ کہنا بند کر دیا تھا لیکن اس کے شوہر سریندر نے اسے اس حد تک سخت مارا پیٹا تھا کہ وہ معذور ہو گئی تھی اور چلنے سے قاصر تھی۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے یہ پیش کیا کہ آئی پی سی کی دفعہ 307 کے تحت کوئی جرم نہیں کیا گیا ہے کیونکہ متوفی کو خودکشی کے لیے اکسانے یا اس پر زور دینے کا کوئی ارادہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ ہم متفق نہیں ہیں۔ جیسا کہ عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے میں مشاہدہ کیا ہے، "اشتعال دلانے کا مطلب ہے کسی کو کوئی کام کرنے کے لیے اکسانا، اکسانا، اکسانا یا حوصلہ افزائی کرنا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اشتعال دلانے کے لیے اظہار الفاظ استعمال کیے جائیں۔ اشتعال انگیزی کے ذریعے اشتعال انگیزی کا جرم اس شخص کے ارادے پر منحصر ہے جو حوصلہ افزائی کرتا ہے نہ کہ اس عمل پر جو اس شخص نے کیا ہے جس نے حوصلہ افزائی کی ہے۔"

پی ڈبلیو-2 پریم، پی ڈبلیو-4 سومبر اور پی ڈبلیو-10 دلباغ سنگھ کے شواہد میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ متوفی پشپا کو جہیز کے مطالبات کی وجہ سے ہراساں کیا گیا تھا۔ واقعہ سے تقریباً چھ ماہ قبل، اپیل کنندہ متوفی

کے ماموں سمبیر کے گھر گیا جہاں پشپا نے آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی تھی، اور 000 ,80 روپے کا مطالبہ کیا۔ٹریکٹر کی خریداری کے لیے۔تاہم، جب پی ڈبلیو-4 سمبیر نے رقم ادا کرنے سے انکار کر دیا تو سریندر نے متوفی کو مارنا شروع کر دیا اور بالآخر اسے ازدواجی گھر سے نکال دیا گیا اور وہ اپنے والدین کے گھر چلی گئی جہاں وہ تقریباً تین ماہ تک رہی۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے اسے اس یقین دہانی کے ساتھ واپس لے لیا کہ وہ پشپا کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا، لیکن اس کے دس دن بعد اس نے خودکشی کر لی۔اس بات کا ثبوت سامنے آیا ہے کہ سریندر نے پشپا کو اس حد تک مارا پیٹا کہ وہ چل بھی نہیں پا رہی تھی۔

متوفی پشپا خودکشی کے وقت حاملہ تھی اور ہم عدالت عالیہ سے اتفاق کرتے ہیں کہ ایک نوجوان حاملہ عورت جس کے رحم میں بچہ ہو وہ عام طور پر خودکشی نہیں کرے گی جب تک کہ اسے ایسا کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ہم اس بات سے بھی اتفاق کرتے ہیں کہ اگر اسے جہیز کے مطالبے کی وجہ سے ہراساں نہیں کیا جاتا تو وہ افسردہ محسوس نہیں کرتی۔

یہ متوفی پشپا کے والد پی ڈبلیو-10 دلباغ سنگھ کے ثبوت میں بھی سامنے آیا ہے کہ جب جہیز کا مطالبہ پورا نہیں کیا گیا تو پشپا کو مارا پیٹا گیا اور جب وہ اپنے والد کے گھر آئی تو اس پر چوٹ کے نشانات تھے۔

نیچے دی گئی دونوں عدالتوں نے ملزم کے خلاف فیصلہ دیا ہے اور ہم نیچے دی گئی عدالتوں کے فیصلے میں دی گئی استدلال سے پوری طرح متفق ہیں۔

اس طرح اس اپیل میں کوئی جواز نہیں ہے۔لہذا اسے اسی کے مطابق مسترد کر دیا جاتا ہے۔

این جے　　　　　　　　　　　　اپیل خارج کر دیا گیا۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this
document